معرفت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 6۔جولائی 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر21
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029

سوموار 6 جولائی 1998ء 11 ربیع الاول 1419 ہجری 6 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 144

سب سے بہتر صدقہ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔ غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے فلاں کو اتنا دید و اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔ (یعنی مرنے والے کے اختیار سے نکل چکا ہے۔)

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فضل الصدقۃ الشحیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لوگ خدا کی راہ میں چندہ دینے میں کنجوسی کرتے ہیں ان کے لئے فرشتے بددعا کرتے ہیں

اللہ کی محبت میں خرچ کریں گے تو خرچ کرنے کا سلیقہ آئے گا

جماعت احمدیہ امریکہ کے متمول بے شرح چندہ دینے والوں کے اخراج اور ان کے چندے واپس کرنے کا فیصلہ

بیت الرحمٰن امریکہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 98ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

واشنگٹن 26 جون 1998ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرحمان امریکہ میں جو خطبہ 26 جون کو ارشاد فرمایا اس کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے نے 3 جولائی کو ٹیلی کاسٹ کی۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے یہ اہم اعلان فرمایا کہ امریکہ کے جو متمول احمدی شرح کے مطابق چندہ ادا نہیں کر رہے ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے گا اور ان کے دس دس بارہ بارہ سال کے چندے بھی واپس کر دیئے جائیں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ فیصلہ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ ہمیں ایسے چندے کی ذرہ بھر پرواہ نہیں۔ یہ نحوست کا داغ جماعت احمدیہ امریکہ سے جتنا جلد دور ہو سکے اتنا ہی بہتر ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے جو تفصیلی جائزہ لیا ہے اس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض ایسے لوگ اپنی حقیقی آمد کا 100واں حصہ بھی چندہ نہیں دے رہے۔ حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ بار بار چندہ کی جو تحریک کی جاتی ہے یہ خدا کے حکم سے ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ مجھے امریکہ کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظام جماعت کو حرکت میں لانے کی بھی تلقین فرمائی کہ محصلین اس بات پر نظر رکھیں کہ چندہ شرح کے مطابق ادا کیا جائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ میں نے ہمیشہ یہ اصرار کیا ہے کہ میں کسی سے ذاتی ہدیہ نہیں لوں گا جب تک وہ جماعت کا حق ادا نہیں کرتا مگر جب مجھے نظام جماعت ایسے لوگوں کے بارے میں صحیح اطلاع ہی نہ دے تو میرا قصور نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ جماعت سے اپنا معاملہ ٹھیک نہیں کریں گے ان کا ہدیہ میرے دل میں کوئی محبت پیدا نہیں کرے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کے چندے واپس کرنے سے جماعت امریکہ کو جو مالی کمی لاحق ہونے کا اندیشہ ہے اس کا میں ضامن ہوں۔ باہر کی دنیا جماعت امریکہ کی مدد کرے گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر جماعت امریکہ کے متمول لوگ اپنی آمد کے مطابق چندہ ادا کریں تو جماعت امریکہ کو بیوت الذکر کی تعمیر کے لئے کوئی چندہ اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ بلکہ دعوت الی اللہ کے لئے بھی اتنا مل جائے گا کہ سب پرانی حسرتیں پوری ہو جائیں گی۔ اور آپ وہ انقلاب برپا کرنا شروع کر دیں گے جس کی ضرورت ہے۔

اس سے قبل حضرت صاحب نے خطبہ کے آغاز میں سورہ البقرہ کی ابتدائی آیات اور آیات 10۔11 کی تلاوت کے بعد ان آیات کے حوالے سے فرمایا کہ یہ آیات ان کے بارے میں ہیں جو چندہ کے معاملات میں اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایسے لوگوں کے لئے فرشتے بددعا کرتے ہیں۔ اس بات کو بے معنی نہیں سمجھنا چاہئے۔ حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت مسیح موعود کے رفقاء حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے پاک نمونہ کا ذکر فرمایا اور ان کی مالی قربانیوں کی تفاصیل بیان فرمائیں۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کی اللہ کی محبت حاصل کرنے کے بارے میں دعا کے حوالے سے فرمایا کہ ایسے لوگوں کا یہی علاج ہے کہ ان کے دل میں اللہ کی محبت پیدا کر دی جائے۔ جس کے نتیجہ میں خرچ کرنے میں لذت آنے لگتی ہے۔

اللہ سے تجارت

حضرت صوفی احمد جان صاحب لودھیانوی کے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب اپنے والد صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"ہمارے گھر میں خرچ نہ تھا۔ میرے والد صاحب نے میری والدہ سے پوچھا آٹا ہے؟ کہا نہیں۔ مال ہے؟ جواب نفی میں ملا۔ ایندھن ہے وہی جواب تھا۔ جیب میں ہاتھ ڈالا دو روپے تھے۔ فرمانے لگے اس میں تو اتنی چیزیں پوری نہیں ہو سکتیں میں ان دو روپوں کی تجارت کرتا ہوں۔ وہ دو روپے کسی غریب کو دے کر نماز پڑھنے...... چلے گئے۔ راستہ میں اللہ تعالیٰ نے دس روپے بھیج دیئے۔ واپس آکر فرمایا لو میں تجارت کر آیا ہوں۔ اب سب چیزیں منگوا لو۔ اللہ کی راہ میں مال دینے سے گھٹتا نہیں بڑھتا ہے"

(انعامات خداوند کریم صفحہ 221۔222 تصنیف لطیف حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی ناشر حکیم محمد عبداللطیف صاحب شاہد تاجر کتب نمبر 14 مین بازار گوالمنڈی لاہور)

یہ حضرت صاحب کے ہیں

حضرت مصلح موعود نے چوہدری رستم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ کورٹ انسپکٹر تھے ان کی اسی روپے تنخواہ تھی۔ حضرت صاحب کو خاص ضرورت دینی تھی۔ آپ نے ان کو خط لکھا کہ یہ خاص وقت ہے اور چندہ کی ضرورت ہے۔ انہی دنوں گورنمنٹ نے حکم جاری کیا کہ جو کورٹ انسپکٹر ہیں انسپکٹر کر دئے جائیں جس پر ان کو نیا گریڈ مل گیا اور جھٹ ان کے اسی روپے سے ایک سو اسی روپیہ ہو گئے اس پر انہوں نے حضرت صاحب کو لکھا کہ اُدھر آپ کا خط آیا ہے اور ادھر ایک سو اسی روپے ہو گئے۔

اس لئے یہ اوپر کے سو روپے میرے نہیں ہیں یہ حضرت صاحب کے طفیل ملے ہیں۔ اس واسطے وہ ہمیشہ سو روپیہ علیحدہ بھیجا کرتے تھے"

(الفضل 15 مئی 1922ء صفحہ 7)

خطبہ جمعہ

عبادت ہی دراصل وہ بنیادی انسان کی صفت ہے جو اسے خدا کا بندہ بناتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 10۔ اکتوبر 1997ء بمطابق 10 اخاء 1376 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

آج کے جمعہ میں نصف گھنٹے کی تاخیر کا سبب صرف یہ بنا کہ گزشتہ تین جمعے سفر کی حالت میں آئے جو ڈیڑھ بجے شروع ہوتے تھے اور مسلسل تین دفعہ ڈیڑھ بجے جمعہ پڑھنے کے نتیجہ میں یہ بات ایسی پختہ ذہن میں بیٹھ گئی کہ آج بھی ڈیڑھ بجے ہی جمعہ ہو گا کہ ذہن اس طرف گیا ہی نہیں کہ اس سے پہلے ایک بجے یہاں جمعہ ہوا کرتا تھا اور یہاں بھی کسی نے مجھے توجہ نہ دلائی بلکہ جمعہ کی یاد دہانی بھی سوا بجے کرائی گئی۔ پس اس لئے جو میری ذہنی تیاری تھی کہ ڈیڑھ بجے میں جمعہ پڑھوں گا۔ اسی پر میں قائم رہا اور آج جمعہ ڈیڑھ بجے ہی ہو رہا ہے۔ یہ جمعہ ایک خاص جمعہ ہے کیونکہ Friday The 10th ہے آج' اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیں امید ہے کہ خدا تعالیٰ آج کے دن بھی بہت سے نشان دکھائے گا' جو نشان ہمیں دیکھنے میں آئیں گے جو بھی خدا کی طرف سے خیرات ملے گی ہم اس پر خوش ہوں گے اس کا سجدہ شکر بجالائیں گے لیکن ابھی آنے سے پہلے گیمبیا سے امیر صاحب کا جو فون آیا ہے وہ بھی اپنی ذات میں ایک نشان ہے ہر جمعہ خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی جھلکیاں اپنے کرشمے ایسے دکھاتا ہے جس سے دل مزید سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ گیمبیا میں جو شرارت چل رہی تھی۔ جس کے متعلق میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے........ بار بار خوشخبری دی اور اس کے بعد میں نے فکر کرنا بند کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد ہر جمعے خدا تعالیٰ کوئی تازہ نشان ضرور دکھاتا ہے اور آج کا نشان انہوں نے یہ بتایا کہ وہ سیکرٹری جنرل جو بو جنگ صاحب کے بعد سب سے زیادہ شرارت کر رہا تھا اور بہت تکبر سے کام لے رہا تھا۔ آج گیمبیا ریڈیو میں اعلان ہوا ہے کہ اس کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ پس یہ ایک چھوٹی سی بات سہی مگر امید ہے کہ اس کے نتائج بہت دور رس نکلیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بھی انعام ملے جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا ہم تو اس رسولؐ کے غلام ہیں جو بارش کے پہلے قطرے کو بھی اپنی زبان پر لیا کرتا تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اس لئے نشان خواہ آپ چھوٹا سمجھیں یا بڑا سمجھیں جو اللہ کا فضل ہے وہ اللہ ہی کا فضل ہے اسی کی دین ہے اور اس پر ہمیں ہمیشہ شکر گزار رہنا چاہئے۔ اس جمعہ سے تعلق میں مجھے یہ خیال تھا کہ میں کوئی ایسا اہم مضمون بیان کروں جو Friday The 10th کی نسبت سے موزوں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے' بعض اسے اتفاق سمجھیں گے مگر میں ایک الٰہی اشارہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے مجھ سے مطالبہ ہوا۔ چند دن پہلے کہ اس سال ان کے لئے کوئی ایسا Target مقرر کروں ایسا مطمح نظر بیان کروں کہ جس میں وہ ساری دنیا کی جماعتوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں ان میں ایک جرمنی اور ایک امریکہ۔ ان دونوں نے درخواست کی کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں کہ ہم اس میں غیر معمولی مدد کر کے سب دنیا سے آگے بڑھ جائیں تو اس وقت مجھے خیال آیا کہ وہ غیر معمولی کون سی ایسی محنت ہو سکتی ہے جو سب محنتوں پر فائق ہو تو دماغ میں نماز ہی ابھری اور مجھے خیال آیا کہ نماز سے بہتر اور کوئی تلقین ممکن نہیں اس لئے دونوں جماعتوں کو آج میں نماز کا ٹارگٹ دیتا ہوں کہ نماز میں غیر معمولی محنت کریں اور تمام خدام اور انصار بھی جو ان کے زیر اثر ہوں اور بچے اور عورتیں جن تک یہ پیغام پہنچایا جا سکے سب پر نماز کے بارے میں محنت کریں کیونکہ یہ وہ مرکزی چیز ہے۔ اگر یہ سنور جائے تو سب کچھ سنور جائے گا۔ **نماز ہی دراصل عبادت کا معراج ہے۔ نماز پر جتنا بھی غور کریں اتنا ہی کم ہو گا اور ہر غور کے نتیجے میں نئے نکات سامنے آتے ہیں نئی گہرائیوں میں انسان کا ذہن اترتا ہے نئے عروج حاصل کرتا ہے اور نماز وہ جگہ ہے جہاں بلندی اور پستی اپنے عروج اور مزاج کے انکسار کی وجہ سے ایک ہو جایا کرتی ہیں** یہ ایک فرضی کہانی نہیں بلکہ ایک گہری حقیقت ہے کہ نماز کے معراج کا تعلق انسان کے انکسار سے ہے۔ سب سے بڑا معراج سجدوں میں ہوتا ہے اور سجدہ ایک ایسی حالت ہے جس میں انسان زمین کے ساتھ لگ کر اپنی انتہائی پستی کا اقرار کرتا ہے اور وہیں سے سبحان ربی الاعلیٰ کی صدا بلند ہوتی ہے کہ پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔ پس ہر ترقی کا راز انسانی نفس کی اس پستی میں ہے جو وہ خود خدا کی خاطر اختیار کرے اور اسی سے ساری ترقیاں وابستہ ہیں اور نماز میں ہمیں یہ گُر سکھایا ہے اس پہلو سے جب میں نے ان دونوں کو نماز کا ٹارگٹ دیا تو ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ اس جمعے کا مضمون بھی خدا تعالیٰ نے خود ہی سکھا دیا ہے کہ یہ جمعہ جس نئے سال کا آغاز کرے گا اس میں جماعت احمدیہ غیر معمولی طور پر نماز کی طرف متوجہ ہو جائے اس کی ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ سفر کے دوران ایک واقعہ گزرا جس کا میری طبیعت پہ گہرا اثر تھا۔ ایک احمدی بچی نے جو شادی شدہ ہے آگے اس کے بچے بھی ہیں۔ اس نے اپنے خاندان کی ملاقات کے بعد مجھ سے الگ وقت چاہا کہ چند منٹ میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے جب میں نے وقت دیا تو اس پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ بات کرنا مشکل ہو رہی تھی مجھے کئی قسم کے وہم آئے کہ اس بے چاری کو شاید خاوند کی طرف سے کوئی جسمانی یا مالی دکھ ہے یا اور مسائل ہیں یا ساس سسر وغیرہ کی طرف سے تکلیفیں ہیں۔ لیکن میں صبر سے انتظار کرتا رہا کہ وہ ذرا اپنے آپ کو سنبھال لے تو مجھ سے بات کرے۔ اس نے بات اس طرح شروع کی کہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے کوئی جسمانی یا دنیاوی تکلیف نہیں بہت ہی نیک طبیعت کا انسان ہے۔ ہر طرح سے میرا خیال رکھتا ہے اور بچوں کا بھی خیال رکھتا ہے جو چاہوں جس طرح چاہوں وہ مجھ پر خرچ کرتا ہے اور میرے کہنے میں جماعت کے چندے بھی ادا کرتا ہے لیکن.... یہ کہتے ہوئے پھر وہ پھوٹ پڑی کہ مقصد یہ تھا' یہ کہنا چاہتی تھی کہ نماز نہیں پڑھتا۔ ایک تو میرے دل پر اس بات کا بہت گہرا اثر پڑا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی بچی اپنے خاوند کے نماز نہ پڑھنے کے نتیجہ میں اتنی غمزدہ ہے کہ اس کی ہر دوسری خوبی اس کو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہی وہ سمجھتی ہے کہ اگر یہ نماز نہیں پڑھتا تو کچھ بھی نہ رہا اور یہ بات بالکل درست ہے اگر نماز نہ رہی تو کچھ بھی نہ رہا۔ بسا اوقات میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے اور ویسے نیک

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہترین عمل - نماز کی بروقت ادائیگی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب فضل الجہاد

بظاہر اور باقی باتوں میں اچھے ہوتے ہیں لیکن ان کی نیکی یا ان کی باقی باتوں میں بظاہر نظر آنے والی نیکی اور باقی باتوں میں اچھا ہونا دراصل ان کے مزاج کا حصہ ہے ان کے ایمان کا حصہ نہیں۔ ایمان کے نتیجہ میں جو نیکی عطا ہو اور ایمان کے نتیجہ میں اگر مزاج سدھریں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ ایسا انسان نماز پر قائم نہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی جبروت کا جو گہرا اثر انسان کے دل پر پڑتا ہے اس سے پہلا تقاضا اس کی عبادت کا اٹھتا ہے اگر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کا دل پر اثر ہے تو ناممکن ہے کہ اس کی عبادت کی طرف دل متوجہ نہ ہوں پس اس پہلو سے مجھے آج کے جمعہ کے لئے یہی مضمون سمجھ آیا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دو بڑی دنیا کی جماعتوں کی طرف سے مطالبہ کہ ہمیں کچھ آج اس جمعہ پر کوئی ٹارگٹ دیا جائے اور اس بچی کا جو اثر دل پر تھا ان سب نے مل کر مجھے آج کے جمعہ کے لئے نماز کے موضوع پر دوبارہ گفتگو کرنے کا موقع عطا کیا ہے۔ اس موضوع پر میں بارہا پہلے بھی خطبات دے چکا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے دیر ہو گئی تھی اور جماعت کو دوبارہ متوجہ کرنے کی ضرورت تھی۔

سورۃ فاتحہ کے بعد آج کی تلاوت کے لئے یہ آیت میں نے چنی (-) اپنی نمازوں پر حفاظت کے لئے مستعد ہو جاؤ والصلوٰۃ الوسطیٰ اور خصوصیت کے ساتھ صلوٰۃ الوسطیٰ کی طرف توجہ کرو اور اس میں کسی قسم کا جھول نہ آنے دو (-) اور اللہ تعالیٰ کے حضور فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہاں صلوٰۃ الوسطیٰ سے کیا مراد ہے اس موضوع پر میں گفتگو کروں گا اور مزید نماز سے متعلق حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کے بعض ارشادات جو پہلے بھی میں پیش کر چکا ہوں اب دوبارہ آپ کے سامنے پیش کروں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں یہ تین اشارے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے تھے یہ بے غرض نہیں ہیں بلکہ اب پھر ضرورت ہے کہ جماعت کو دوبارہ نماز کی طرف متوجہ کیا جائے اس ضمن میں اردو کلاس میں جو مجھے یہی موقع ملا کہ ان کو نماز سکھانی شروع کروں اور اگرچہ وہ لوگ، بچے اکثر انگریزی (زبان میں) نماز جانتے تھے لیکن اردو میں بھی انہیں خاص طور پر نماز سکھانے کا موقع ایسا ملا جس سے میں سمجھتا ہوں کہ سب دنیا کو فائدہ پہنچے گا۔ پہلی بات صلوٰۃ وسطیٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ ہر قوم کے لئے مختلف حالات ہوا کرتے ہیں اسی طرح انفرادی طور پر لوگوں کے حالات بدلتے ہیں اور ان بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے جو قومی ہوں یا انفرادی ہوں صلوۃ وسطیٰ کا معنی بھی ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ صلوۃ وسطیٰ اس نماز کو کہا جاتا ہے جو عین کاموں کے بیچ میں آئے۔ یعنی ظہر کی نماز مراد نہیں ہے جو وسطیٰ نظر آتی ہے۔ بیچ میں جو دکھائی دیتی ہے۔ وقت کے لحاظ سے بلکہ صلوٰۃ وسطیٰ وہ نماز ہے جو انسان کے کاموں کے بیچ میں آئے۔ جہاں اس کا ادا کرنا مشکل ہو جائے اور یہ نماز آج کل کے تجربے سے ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی نماز ہے سب سے زیادہ عدم توجہی صبح کی نماز پر ہے اور خاص طور پر ان معاشروں میں جن میں راتوں کو دیر تک جاگنے کا رواج ہے۔ صبح کی نماز کو سب سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ انسان کو سب سے بڑا نقصان صبح کی نماز پہ توجہ نہ دینے کے نتیجہ میں ہو رہا ہے اور یہ ایک ایسی بیماری ہے جو بعض بڑے بڑے اچھے سمجھے جانے والے خاندانوں میں بھی ہے بلکہ زیادہ متمول خاندانوں میں یہ بیماری زیادہ پائی جاتی ہے اکثر میں نے دیکھا ہے کہ ایسے لوگ راتیں دیر تک جاگ کر گزارتے ہیں اور مجلسیں گپوں سے سجتی ہیں ہر قسم کی باتیں جن کا زندگی کی حقیقتوں سے کوئی تعلق نہ بھی ہو محض کپڑوں کی باتیں ہی ہوں ان باتوں میں بے حد وقت خرچ کیا جاتا ہے اور جب صبح تھک ہار کر انسانی توجہ میں کوئی جان نہ رہے اور گہری توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے کی اہلیت ہی نہ رہے اس وقت وہ تھکے ہارے سو جاتے ہیں اور پھر صبح 10، 11 بجے آنکھ کھلی جب کہ نماز ہاتھ سے نکل گئی اور یہ اس آیت کریمہ کے بعینہ مخالف بات ہے یہ بیماری ہر گھر میں پائی جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ غرباء میں نسبتاً کم ہے جن کے پاس رات کو مجلسیں لگانے کے وقت نہ ہوں جو دن کے تھکے ہارے گھر آکر سو جاتے ہوں ان کو اس قسم کی عیاشی کا وقت ہی نہیں ملتا نہ ان کے نزدیک یہ کوئی عیاشی ہے کہ جیسا بھی ہو اروکھی سوکھی کھا کر سونے والے، اس کے بعد پھر جاگیں اور بے وجہ مجلس لگائیں یہ فطرت کے خلاف بات ہے۔ مجلسیں لگانے والوں کے ہاں عموماً چائے بھی چلتی ہے وہ وقتاً فوقتاً کھانے کی دوسری چیزیں بھی پیش ہوتی ہیں اور پھر ان کو مجلس کا مزہ آتا ہے اور مجلس خوب رچتی ہے۔ لیکن یہ مجلس اللہ کی مجلس نہیں ایسی مجلس کے خلاف آنحضرت ﷺ نے مختلف رنگ میں مختلف وقتوں میں بڑی سختی سے اظہار فرمایا پس جماعت احمدیہ کو از سر نو صحیح رستے پر گامزن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ تلخ مثالیں بھی آپ کے سامنے رکھی جائیں مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا میرے اس اقرار اور اعتراف پر ہمیں کیا سمجھتی ہے میری جوابدہی تو صرف اللہ کے سامنے ہے اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہم اپنی ان کمزوریوں پر نظر نہ رکھیں جن پر نظر رکھنا ازبس ضروری ہے۔ جن پر نظر رکھنے کے لئے قرآن کریم نے بارہا توجہ دلائی ہو جن پر نظر رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے اور آپؐ کی غلامی میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے بار بار توجہ دلائی ہو ان کو نظر انداز کرنا حقیقت (دین) کو نظر انداز کرنا ہے۔

پس میں اس بیان سے نہیں شرماتا کہ یہ کمزوری ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے اور خصوصاً جماعت کے ایک ایسے طبقے میں پائی جاتی ہے جس کا ہر خاندان سے تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کے خاندان سے بھی تعلق ہے۔ یہاں بھی نئی نسلیں بعض ایسی پیدا ہوئی ہیں..... جن کے ماں باپ نمازوں پر قائم تھے مگر انہوں نے نمازوں کی اہمیت کو بھلا دیا اور کیونکہ خاندان بحیثیت مجموعی نیکی کی طرف لے جانے والا خاندان ہے روایات کے لحاظ سے میرا مطلب ہے اور عموماً یہ لوگ چندوں میں بھی آگے ہیں اور دن کی نمازیں بھی ٹھیک ادا کرتے ہیں اس لئے صبح کی نماز کو چھوڑنا ان کو کوئی بدی دکھائی نہیں دیتا جو بالکل غلط ہے۔ صبح کی نماز کو چھوڑنا قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے اس مرکزی نیکی کو چھوڑنا ہے جس پر باقی نیکیاں قائم ہیں اگر یہ ہاتھ سے جاتی رہے تو گویا سب نمازیں ہاتھ سے جاتی رہیں۔ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز پر نہ آنے والوں کے متعلق اس قدر غم اور خفگی کا اظہار فرمایا کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ جائز ہوتا تو میں بعض لوگوں کو لکڑی کے گٹھے اٹھواتا اور ان گھروں کو جلا دیتا جن گھروں میں لوگ آرام سے سوئے پڑے ہیں اور صبح کی نماز کی طرف توجہ نہیں ہے اب بظاہر یہ بہت ہی خشمگیں اظہار ہے۔ بڑی سختی پائی جاتی ہے اس میں، لیکن ایک تو آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی دوسرے انسان کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اس معاملے میں وہ جسمانی سختی یا مادی سختی سے کام لے۔ لیکن اس بات کی تکلیف ہونا ضروری ہے اور ہر گھر والا کم سے کم اس تکلیف میں ذمہ دار ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کرے اور جب اپنے بچوں کو اس قسم کی کمزوری میں مبتلا دیکھے تو گہری تکلیف محسوس کرے اور جہاں تک سختی کا تعلق ہے جو آپ کو دکھائی دے رہی ہے یہ دراصل ایک انذار ہے کہ جو صبح کی نماز نہیں پڑھتا وہ اپنے لئے جہنم کا سامان کرتا ہے اور بہتر ہے کہ اخروی جہنم کی بجائے اسی دنیا میں ان کے گھر جلا دیئے جائیں۔ یہ ایک پیغام ہے ایک غصے کا اظہار نہیں ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تمام باتیں بہت گہرائی رکھتی تھیں اور ہر اظہار میں ایک پیغام ہوا کرتا تھا۔ بہت معنی خیز اور دیرپا اثر رکھنے والا۔ اس حدیث میں مجھے یہی پیغام ملتا ہے کہ حضرت اقدس کے نزدیک ﷺ، جو لوگ صبح کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز سے غافل ہیں وہ گویا اپنے جلنے کا انتظام کر رہے ہیں جس کا تعلق دوسری دنیا سے ہوگا اور ان کے لئے بہت بہتر ہوتا کہ اسی دنیا میں جل جاتے بجائے اس کے کہ بعد کی جواب طلبی میں مبتلا ہو کر جہنم کے عذاب کو مول لیتے۔ پس نماز صبح خصوصیت کے ساتھ میرے پیش نظر ہے مگر صلوٰۃ وسطیٰ میں اور نمازیں بھی آتی ہیں۔ یہاں یورپ میں اکثر یہ رواج ہے کہ کام پر جاتے ہوئے "کام کی مصروفیت کی وجہ سے' دن کی وہ نمازیں ضائع کر دیتے ہیں جو عین کام کے دوران آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ نمازیں ضائع کرنا مجبوری ہے اور اس وقت کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یا نقصان اٹھاتے ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کا جو فریضہ ان پر عائد ہوتا ہے اس سے غافل ہو جاتے ہیں۔ صلوٰۃ وسطیٰ یعنی کاموں میں گھری ہوئی نماز' جتنا کاموں میں گھرتی ہے اتنا ہی بڑا چیلنج بن جاتی ہے۔ جتنا ہی بظاہر اس پر عمل کرنا اس کا حق ادا کرنا مشکل ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی اس کا حق بلند ہوتا چلا جاتا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ کاموں میں گھری ہوئی نماز سے آپ عدم توجہ کریں اور اپنا گہرا نقصان نہ کریں پس یہ نماز جتنی مصروفیتوں میں آئے اتنا ہی زیادہ آپ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے' آپ کی توجہ کو اپنی طرف سے دور نہیں ہٹاتی۔ پس وہ ساری مغربی قومیں جن میں ایسی نمازیں خواہ دن کو آئیں یا رات کے کام کے دوران آئیں ان میں احمدیوں کو خاص طور پر صلوٰۃ وسطیٰ کا نگران ہونا چاہئے۔ اور سوچیں کہ اگر وہ کام کی مجبوریوں کی وجہ سے اس نماز کا حق ادا نہیں کر سکتے تو کام چھوڑ دیں کیونکہ یہ کام تو دنیا کا کام ہے لیکن اللہ کا کام نہ چھوڑیں اور اللہ تعالیٰ نے جو فریضہ عائد فرمایا ہے اس کو بہر حال سرانجام دینے کی کوشش کریں یہ ایک لازمی حقیقت ہے جس سے روگردانی اپنے زندگی کے سب سے اہم فریضہ سے روگردانی ہوگی جس سے روگردانی کے نتیجہ میں آپ کی عاقبت بھی خراب ہوگی اور دنیا بھی خراب ہوگی اس لئے از سر نو اس معاملے پر غور کریں اور اس درمیانی نماز کی حفاظت کے لئے انتظام کریں۔ اگر آپ کے Employers یعنی جو آپ کو دنیاوی خدمت کا یا روٹی کمانے کا موقع دیتے ہیں اگر وہ اس بات کو سمجھ جائیں اور آپ انہیں سمجھا سکیں تو پھر کوئی مشکل نہیں آپ کو عین مصروفیتوں کے دوران بھی نماز کا حق ادا کرنے کا موقع مل سکتا ہے لیکن اگر وہ ایسا نہ سمجھیں تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے رزق دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے وہی سب سے بڑا رازق ہے لیکن اگر کوئی قربانی کا وقت ہے اور ایمان کو بچانے کا وقت ہے تو یہ وہ وقت ہے کہ جہاں آپ اپنے عمل سے ثابت کر سکیں کہ آپ کو اللہ کی رضا زیادہ پیاری ہے اور دنیا کے رزق اس کے مقابل پر کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے ان کو وہی مقام دیں جو ان کا مقام ہے۔ یعنی حقیر دنیا کا مقام اور نماز کو وہی مقام دیں جو اس کا مقام ہے یعنی عزت اور بزرگی کا وہ مقام کہ جتنا زیادہ اس پر حملہ ہو اتنا ہی زیادہ یہ مستعد ہو جاتی ہے اور اتنا ہی زیادہ سربلند کر کے اپنی طرف بلاتی ہے کہ آؤ اور میرے تقاضے پورے کرو۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ عالمگیر ہر جگہ اسی حقیقت کی طرف دوبارہ متوجہ ہوگی جس کی طرف میں پہلے بارہا متوجہ کرتا رہا ہوں کہ ہماری زندگی' ہماری جان' ہماری دنیا' ہماری آخرت نماز میں ہے اگر نماز نہ رہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

(فرمایا) اللہ کے حضور فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ ایسی نماز کے وقت جب آپ دنیا کو ترک کرتے ہیں اور خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس کو صحیح معنوں میں فرمانبرداری کہا جاتا ہے اگر یہاں ایسی اہم نماز سے توجہ چھوڑ دیں' توجہ ہٹا لیں' تو پھر یہ دعویٰ کہ ہم خدا کے حضور فرمانبردار ہو کر کھڑے ہوتے ہیں محض ایک جھوٹی بات ہے' ایک زبانی دعویٰ ہے۔ اس کی کوئی بھی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ اسی ضمن میں' میں نے بہت سا مواد اکٹھا کیا ہے جو پہلے بھی آپ کے سامنے پیش کرتا رہا ہوں اور اب میں سمجھتا ہوں کہ شاید ایک دو اور جمعے بھی اسی مضمون پر مجھے خطاب کرنا ہوگا۔ سب سے پہلے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ ترمذی کتاب الصلوٰۃ سے یہ روایت لی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:-

"آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی' اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعے پوری کر دی جائے گی اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔"

یہاں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر فرائض میں کوئی کمی ہو گئی تو نوافل سے.... اس کمی کا ازالہ کیا جائے گا یعنی اس کمی کو نوافل کے ذریعہ پورا کر دیا جائے گا اس سے یہ نہ سمجھیں کہ فرائض میں کمی کی اجازت دی جا رہی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو نوافل ادا کرتے ہیں وہ فرائض سے غافل ہو ہی نہیں سکتے۔ نوافل ادا کرنے والوں ہی کے فرائض ہیں جو دراصل پورے اترتے ہیں یعنی معیار پر پورے اترتے ہیں۔ پس اگر نوافل ادا کرنے والوں کا ذکر ہے ان سے (نوافل کا حساب) نوافل کا اجر منتقل کر کے فرائض کی کمی کی طرف ڈالا جانا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ ایسے نیک بندوں کی بات ہو رہی ہے جو نوافل ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور فرائض پورا کرنے کے باوجود اس کے علاوہ نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص فرائض ادا نہ کرتا ہو اور نوافل ادا کرتا ہو۔ پس اس سے رخصت نہ سمجھیں کہ فرائض سے عدم توجہی جائز ہے۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ فرائض ادا کرنے کے باوجود یا اس کوشش کے باوجود انسان سے سو قسم کے سقم رہ جاتے ہیں اور فرائض میں بھی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں نوافل ان کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایسے کمزور فرائض کو بھی بسا اوقات قبول فرما لیتا ہے یا قبول فرمانا چاہتا ہے جو اپنی ذات میں قبولیت کا حق نہیں رکھتے اور اس کی بہت سی وجوہات ہوا کرتی ہیں۔ کئی فرائض ادا کرنے والے ایسے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے فرائض میں سو قسم کی خامیاں موجود رہتی ہیں مثلاً پوری نماز کو پوری توجہ سے ادا نہ کرنا' یہ ایک بہت بڑی اور عام بیماری ہے اور بسا اوقات عمر بھر فرائض ادا کرنے والے اس بات سے غافل رہتے ہیں کہ ان کے فرائض میں کوئی ایسے رنگ بھرے بھی گئے ہیں جو اللہ کی نظر پسند فرمائے اگر وہ فرائض ایسے رنگوں سے عاری ہیں اور پھیکے اور بے جان ہیں تو یہ کہنا کہ فرائض ادا ہو گئے یہ درست نہیں ہو گا۔ حالانکہ فرائض ادا کرنے والے کی نیت فرائض ادا کرنے کی طرف خدا کی رضا کی وجہ سے متوجہ ہوتی ہے۔ اس کی نیت کی توجہ رضائے باری تعالیٰ کی طرف نہ ہو تو کیوں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالے۔ پس ان فرائض کی بنیاد تو درست ہے مگر اس بنیاد پر جو عمارت تعمیر ہوتی ہے اس میں کئی قسم کی خامیاں واقع ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ عمارت اس لائق نہیں ٹھہرتی کہ اللہ اسے اپنا گھر بنائے۔ پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی نصیحت کام دیتی ہے کہ تمہارے فرائض کی خامیاں ان فرائض کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قبول کرنے سے باز نہیں رکھیں گی کیونکہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے فرائض قبول فرمائے۔ یہ محض اس کا احسان ہے اور وہ ان خرابیوں کو خود نظر انداز فرمائے گا جس حد تک وہ نظر انداز فرمانے کے لائق ہے اور تمہارے نوافل کے ذریعے ان کمیوں کو پورا کرنے کی کوشش فرمائے گا۔ خدا تعالیٰ بھی کوشش فرماتا ہے بعض دفعہ مطلب یہ ہے کہ انسان کی خاطر اپنے غریب بندوں کی خاطر جتنا بھی وہ جھک سکتا ہے جس میں اس کی صفات بعض دوسرے پہلو سے حائل نہ ہوں اسی حد تک وہ جھکتا ہے تو ان معنوں میں' میں نے یہ کہا کہ جس حد تک بھی خدا تعالیٰ کے لئے ممکن ہے وہ نرمی اختیار فرماتا ہے' اپنے بندوں پر جھکتا ہے اور ان کی کمزوریوں کو دور فرمانے کی کوشش کرتا ہے مگر' اگر پھر بھی بات نہ بنے' اگر پھر بھی کمزوریاں باقی رہ جائیں تو اس کا لازمی نتیجہ ضرور نکلے گا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ابوایوب انصاریؓ نے بیان کیا اور یہ روایت بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے کہ:-

"ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا' نماز پڑھ' زکوٰۃ دے اور صلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نسخہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل' طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ (صاحب ایمان) وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے"۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 113)

رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔"

آگ سے دور لے جانے والا عمل بنیادی طور پر عبادت ہے فرمایا عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ' سب سے پہلے عبادت کا ذکر ہے۔ حالانکہ نماز بھی ایک عبادت ہے یہ نہیں فرمایا کہ نماز پڑھ بلکہ پہلے فرمایا عبادت کر اور عبادت ہی دراصل وہ بنیادی انسان کی صفت ہے جو اسے خدا کا بندہ بناتی ہے۔ اگر عبادت کے ذریعے خدا کا بندہ نہ بنے تو وہ نمازیں ادا کر ہی نہیں سکتا یہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی عظیم شان ہے کہ ہر مسئلے کو اس کی بنیاد سے پکڑتے ہیں۔ عبادت دراصل فرائض سے پہلے شروع ہو چکی ہوتی ہے۔ عبادت کا گہرا تعلق انسان کی نیت سے ہے۔ اگر ایک انسان نیت کے لحاظ سے اللہ کے حضور اپنے آپ کو ایک عبد کے طور پر پیش کرنے کا ارادہ کرے تو وہیں سے اس کی عبادت شروع ہو جاتی ہے اور اس ارادے کے بغیر جو خالصتاً للہ ہو جو اپنے سارے وجود کو خدا کے حضور پیش کرنے کا ارادہ ہو اس بنیاد پر اگر یہ بنیاد نہ ہو تو کسی اور بنیاد پر' یہ میرا مطلب ہے' اگر یہ عبادت نماز کی بنیاد نہ بنے' یعنی وہ عبادت جو نماز کے فرائض ادا کرنے سے پہلے شروع ہو چکی ہے' تو ہر دوسری بنیاد جس پر نماز کو قائم کیا جائے گا ایک کھوکھلی بنیاد ہو گی۔ اس لئے اپنی نمازوں پر غور کر کے دیکھیں تو آپ کو یہی معلوم ہو گا کہ نماز سے پہلے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے کی روح موجود ہو' تو پھر نماز کے معنے بنتے ہیں۔ اگر وہ روح نہ ہو تو نماز کے کوئی معنی نہیں بنتے کیونکہ یہ روح جس بندے میں ہو وہ اس طرح نماز کی طرف دوڑتا ہے جیسے بھوکا کھانے کی طرف دوڑتا ہے۔ کھانے کی اشتہاء اس کی فطرت میں ہے۔ یہ بھوک اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ کھانے کی طرف دوڑے خواہ وہ معمولی کھانا ہی ہو لیکن جس طرح بھی بن سکے اپنی فطری خواہش کو اشتہا کو بجھا سکے۔ اگر نماز کی طرف اس طرح دوڑتا ہے تو پھر ہر دوسری ضرورت اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھے گی اور آپ کو سخت پیاس لگی ہو اور آپ کو آپ کے ساتھی کسی کھیل کی طرف بلا رہے ہیں کہ چھوڑو پانی کو دفع کرو' آؤ یہ کھیل کھیلتے ہیں تو کون ہے جو اس کھیل کی طرف توجہ کرے گا' اس پہ تھوکے گا بھی نہیں۔ کوئی اور ضرورت اپنے ذہن میں' تصور میں لا کر دیکھیں آپ کو ہمیشہ یہی جواب ملے گا کہ وہ بنیادی' مرکزی ضرورت جو دل میں ایک اشتہا پیدا کر دیتی ہے اس سے ٹکرانے والی ہر دوسری دلچسپی کی چیز اپنے معنی کھو دیتی ہے۔ اس میں کوئی بھی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس اگر نماز کے وقت' ذہن میں نماز کی اہمیت ایک فطری تقاضے کے طور پر نہ ہو' ایسے تقاضے کے طور پر نہ ہو جس کے مقابل پر ہر دوسرا تقاضا بے معنی ہو جاتا ہے تو پھر یہ نماز خالصتاً للہ نہیں رہتی اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ فرمانا کہ اللہ کی عبادت کر اور اس کا شریک نہ ٹھہرا۔ یہ فرمانا کچھ بھی معنی نہیں رکھے گا اگر جو بات میں بیان کر رہا ہوں یہ ایک لازمی حقیقت نہ ہو۔ خدا کا شریک نہ ٹھہرا' دراصل اس عبادت سے شروع ہوتا ہے کیونکہ جو شخص عبادت کا یہ مضمون سمجھ لے جو میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر خدا کی خاطر اس موقع پر جب کہ عبادت کا مقام اور مرتبہ انسان پر ظاہر ہو چکا ہو' انسان اس طرح نہ دوڑے جس طرح پیاسا پانی کی طرف دوڑتا ہے اور بھوکا کھانے کی طرف دوڑتا ہے تو پھر اس عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ وہ عبادت کا حق ایک ظاہری رسم بن جائے گا اور فطرت اس کو دھتکار دے گی اور اس عبادت کی طرف متوجہ ہونے کو جھوٹا قرار دے گی۔ اس کے ساتھ ہی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ شرک نہ کرے یہ نکتہ ہے جو ایسا گہرا نکتہ ہے جو عبادت کے مقام کو بھی ظاہر کرنے والا ہے اور توحید باری تعالیٰ کے مقام کو بھی ظاہر کرنے والا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ کی طبعی ضرورت' جب ابھرتی ہے تو اس کے ساتھ کسی اور کے شریک ہونے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ ناممکن ہے کہ ایک انسان پانی کی ایک بوند کو ترستا ہوا مر رہا ہو اور پانی کے سوا اس کا کوئی رشتہ کوئی خواہش' کوئی دنیاوی تقاضا اس کے دل کو پانی کی بجائے کسی اور طرف پھیر سکے۔ تو اگر آپ نے مشرک نہیں بننا' اگر آپ نے توحید پر قائم ہونا ہے تو عبادت سے پہلے یہ نکتہ سمجھیں کہ توحید باری تعالیٰ کا قیام لازم قرار دیتا ہے کہ ظاہری عبادت کو ادا کرنے سے پہلے انسان فطرتاً عبد بن چکا ہو اور اس کے دل کی گہرائی سے اپنے خدا کی رفعت اور عظمت اس طرح بلند ہو کہ جب بھی کوئی چیز اس کے مقابل پر آئے وہ خود بخود اس سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائے اور سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی عظمت کے مقابل پر دنیا کی کوئی دلچسپی بھی آپ کے نزدیک کوئی اہمیت رکھے۔ پس حضور اکرم ﷺ نے دیکھو کیسا پیارا جواب دیا۔ فرمایا کہ ایسے شخص کو چاہئے کہ اللہ کی عبادت کرے اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرائے اور پھر فرمایا نماز پڑھ' زکوٰۃ دے یعنی تمام (دینی) تعلیم کا ذکر اس عبادت کے بعد شروع ہوا ہے جس عبادت کی کچھ تفصیل میں نے آپ کو اب سمجھائی ہے اور زکوٰۃ' روزہ' ہر چیز بعد میں آتی ہے۔ اگر یہ عبادت نہیں جو عبادت کی بنیاد بنتی ہے تو پھر کوئی عمارت بھی اس پر تعمیر نہیں ہو سکتی۔

اب میں حضرت مسیح موعود (-) کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ عبادت کے موضوع پر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے غالباً اگلا خطبہ بھی آنا چاہئے کیونکہ عبادت کے متعلق بہت سی باتیں ہیں جو ایک خطبات کے سلسلہ میں میں آپ کے سامنے بیان کر چکا ہوں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دوہرانے کی ضرورت ہے کیونکہ احمدی گھروں میں بدقسمتی سے یہ کمزوری ایسی پائی جا رہی ہے کہ جسے وہ دیکھتے بھی ہیں اور سمجھتے ہیں ہمارے ایمان کو نقصان نہیں پہنچ رہا۔ یہ سمجھنا بالکل جھوٹ ہے۔ خواہ وہ دنیا کی ساری نیکیاں اختیار کر رہے ہوں جب وہ وسطیٰ نماز سے توجہ پھیر لیں گے تو ان کی نماز کو لازماً نقصان پہنچتا ہے۔ انسان کے لئے بعض مجبوریاں بھی ہوتی ہیں اپنے بچوں اور بچیوں کو ایک حد تک انسان نصیحت کر سکتا ہے جب تک وہ اس عمر میں ہوں کہ جہاں ان پر کسی قدر سختی بھی کی جائے اور ان کو بار بار نصیحت کی جائے۔ ایسی نصیحت میں بھی کرتا رہا ہوں لیکن اس کے بعد جب انہوں نے عدم توجہ سے کام لیا ہے تو دل دکھتا ہے' خون کے آنسو روتا ہے' دعا کرتا ہوں' ان کو سمجھاتا بھی ہوں مگر اس سے آگے بڑھنا میرے اختیار میں نہیں۔ پس اگر پھر بھی وہ مجھے دکھ پہنچانے پر آمادہ رہیں اور اصرار کرتے رہیں تو وہ جواب دہ ہیں لیکن یہ خیال کہ میں بے تعلق ہوں اور مجھے غم نہیں پہنچتا یہ غلط خیال ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے خاندان کے لوگوں کو میں نے بارہا نصیحت کی کہ ان مصروفیات میں جو خدا کی خاطر شروع ہوئی ہیں اس سے پہلے تمہاری مصروفیات بھی ایک معنوں میں خدا ہی کی خاطر تھیں۔ یعنی ہونی چاہئے تھیں۔ مگر جب لمبے سفر کر کے پہنچے ہو تو تمہارا بنیادی فریضہ ہے کہ اپنی مصروفیات کو خدا کے تابع بناؤ ورنہ تمہارا سارا سفر اکارت جائے گا۔ کچھ بھی اس سے حاصل نہیں ہو گا اگر یہ سفر مجلسوں پر خرچ ہو جائے اور عبادت کے بنیادی فریضہ سے وہ غافل ہو۔ اس لئے میں نے اپنے گھر میں خاص طور پر باقاعدہ حکماً بھی یہ بات جاری کی کہ شام کے بعد کچھ عرصہ بیٹھنے کے بعد اس گھر کو خالی کرنا ہو گا مگر ہمارے دوسرے گھروں میں یہ سارے لوگ منتقل ہوتے رہے۔ یہاں سے نکلے تو کسی اور کے گھر چلے گئے اور وہاں جا کے مجلسیں لگا لیں۔ حالانکہ اپنے گھر سے نکالنا بد اخلاقی نہیں تھی بلکہ بنیادی اخلاق کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ یہ مطلب تو نہیں تھا کہ تم کسی اور کے گھر جا کے بد اخلاقیاں کرو اور ان کو بھی مصیبت میں ڈالو وہ بھی جلسے کے تھکے ہارے ساری رات چائے بنا بنا کر تمہاری خدمت کریں اور جب صلوٰۃ وسطیٰ کا وقت آئے تو تم سارے مُردوں کی طرح جا پڑو اور ذرہ بھی زندگی کی رمق تم میں دکھائی نہ دے۔ یہ انسانیت نہیں ہے یہ وہ عبادت نہیں ہے جس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف خدا اور خدا کے رسولؐ بلاتے ہیں۔ پس جہاں تک میرا فرض ہے میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر تم لوگ اس فرض کو نہیں سمجھو گے ادا نہ کرو گے تو میرا تختی سے منع نہ کرنا ہرگز اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ یہ بات میرے دل کو پسند آئی ہے۔ **مجھے جو دکھ پہنچتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے بارہا میں خدا کی خاطر ان لوگوں کے لئے راتوں کو اٹھ کر رویا ہوں اے میرے خدا میں نے ہر ممکن کوشش کرلی کہ ہماری نئی نسلیں نماز پر قائم ہو جائیں مگر شیطان ان کو دوبارہ بہکا دیتا ہے اس لئے تو میری مدد فرما اور ان کی حفاظت فرما اس دنیا میں بھی یہ کامیاب ہوں اور آخرت میں بھی کامیاب ہوں'** میرے یہ آنسو مجبوری کے آنسو ہیں۔ ایک دل کی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ مضمون کی اہمیت کی وجہ سے ہیں اس بچی کو بھی تو یاد کرو جو اپنے خاوند کی نماز سے عدم توجہ کی وجہ سے روئی تھی۔ مگر اس کا تو ایک خاوند تھا میری تو ساری جماعت ہے جو اپنے عزیزوں' بچوں سے زیادہ پیاری ہے ان سب کا غم اگر میں نہ کروں تو اس بچی کے دل سے بھی میرا دل کم تر ہو گا جو صرف ایک اپنے خاوند کے لئے روتی تھی پس وہ سب جن کا جماعت سے تعلق ہے جو مجھے اپنا سمجھتے ہیں ان سب سے میری عاجزانہ التماس ہے کہ نمازوں کو قائم کریں اپنے گھروں میں بھی' اپنے گرد و پیش' اپنے ماحول میں بھی اور **صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں اور صبح کی نماز کی طرف دوبارہ واپس لوٹیں کیونکہ اگر یہ نماز ادا نہ کی تو ان کی ساری زندگی جہنم کمانے میں صرف ہو رہی** ہے حقیقت میں ان کو وہم ہے کہ یہ نیکیوں میں مبتلا ہیں۔ نیکیوں میں نہیں بدیوں میں مبتلا ہیں۔ شرک کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی بار بار کی نصیحتوں کو نظر انداز کرنے والے بنتے ہیں پس اپنی صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں بعض دفعہ ایسا گھر میں تجربہ بھی ہوا کہ میں نے بچیوں سے کہا اگر تم نے جاگنا ہے تو اول تو یاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ نے فضول باتوں کے لئے جاگنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ تو پھر ایسی حالت میں نماز پڑھنے کے بعد سو' جب کہ ہوش و حواس ابھی قائم ہوں اور اس سے پہلے پھر تمہیں نیند کا کوئی حق نہیں ہے۔ مگر یہ بات دراصل کہنے کی بات ہے جو شخص ساری رات جاگے گا وہ نیند کے وقت ایسی حالت میں صبح کے وقت ایسی حالت میں حواس باختہ ہو چکا ہوتا ہے یہ حقیقت میں جب وہ کھڑا بھی ہو تو نماز کی طرف توجہ نہیں کر سکتا اور یہ ایک ایسی حالت ہے جس کا تعلق قرآن کریم کی اس نصیحت سے ہے کہ (-) جب تم سکرٰی کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ ہو جاؤ۔ میں پہلے سمجھا کرتا تھا کہ اس کا تعلق صرف عبادت سے ہے۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ ایسی فطرت کا بیان ہوا ہے۔ جس میں ایسی بات کا بیان ہے جس کا انسانی فطرت سے تعلق ہے۔ بسا اوقات انسان سکرٰی ہو جایا کرتا ہے باوجود اس کے کہ شراب کا ایک قطرہ بھی اس نے نہ چکھا ہو اب Jet-lag کے نتیجے میں اب دنیا نے محسوس کر لیا ہے کہ بعض دفعہ سکرٰی کی کیفیت طاری ہو جایا کرتی ہے اور اس موقع پر بڑی بڑی کمپنیوں نے یہ قانون جاری کیا ہے کہ ان کے ڈائریکٹر وغیرہ جب حقیقت تک Jet-lag نہ اترے کام پر حاضر نہ ہوں اور اہم بنیادی کاموں کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں کیونکہ ان کے فیصلے اسی حد تک متاثر ہوں گے۔ یہ حقیقت جو قرآن نے ایک دائمی سچائی کے طور پر بیان فرمائی (-) **اس حقیقت کو اب دنیا نے بھی پہچان لیا ہے کہ سکرٰی ہونے کے لئے شراب ضروری نہیں بلکہ کاموں کی زیادتی بھی بعض دفعہ انسان کو سکرٰی بنا دیا کرتی ہے۔** مجھے اس کا پہلے ذاتی طور پر اس طرح تجربہ نہیں تھا کیونکہ جہاں تک میری ہمت ساتھ دیتی تھی میں یہی کوشش کرتا رہا کہ ہر قسم کے ذہنی دباؤ کے باوجود اپنے فرائض کو اس طرح ادا کروں کہ سکرٰی حالت نہ ہو مگر ضرور کچھ غفلتیں ہو جاتی رہی ہوں گی اور ایسے وقت میں فرائض کی ادائیگی صحیح معنوں میں جیسا کہ ان کا حق ہے نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کا ایک بہت دلچسپ تجربہ مجھے اس سفر میں ہوا اور میرا دل اور بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوا کہ قرآن کریم کی ہر سچائی دنیا کی ہر حقیقت سے تعلق رکھتی ہے صرف نماز سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ عام حالت میں بھی بعض کیفیتیں انسان کو سکرٰی کر دیا کرتی ہیں اس وقت فرض ہے کہ انسان کچھ دیر کے لئے اپنے فرض منصبی کو جس کو ادا کرنے کے لئے وہ مستعد ہے ٹال دے۔ مستعد ہونے کے باوجود ٹال دے۔ یہ تجربہ مجھے اس طرح ہوا کہ میں نے آپ کے سامنے بیان کیا تھا کہ اپنی ہومیوپیتھک کتاب کی میں نے دہرائی شروع کی اس دہرائی کے نتیجہ میں ایک مضمون پڑھتے ہوئے میں حیران رہ گیا گویا سکتے میں آگیا ہوں۔ ایبروٹینم (Abrotinum) ایک دوا ہے اس کے متعلق مجھے پوری طرح ذہن میں پورا نقشہ موجود ہے کہ کس کام آتی ہے' کیا کرتی ہے' کیا عمل دکھاتی ہے۔ لیکن جب میں نے ایبروٹینم پڑھنی شروع کی تو میں حیران رہ گیا یہ کون سی چیز پڑھ رہا ہوں۔ سوائے ابتداء کے تعارف کے باقی کچھ بھی اس کا ایبروٹینم سے تعلق نہیں تھا۔ اس کا تعلق بعض دوسری ملتی جلتی دواؤں سے تھا مثلاً ایسکولس (Aesculus) یا اسی قسم کی اور دوائیں۔ مگر ایبروٹینم سے اس کا تعلق نہیں تھا اور یہ بھی درست ہے کہ یہ وہ غلطی ہے جو میں نے کی ہوئی تھی اس میں لکھنے والوں کی کوئی غلطی نہیں بعینہ یہی باتیں مجھے یاد آیا کہ میں نے کہی تھیں اور جب غور کیا اور سوچا تو پتہ چلا کہ اس سے پہلے مسلسل بعض جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی وجہ سے مجھے راتوں کو جاگنا پڑا تھا اور سخت دماغ تھکا ہوا تھا لیکن میں نے سمجھا کہ کلاس کا وقت ہے پس لوگ انتظار کر رہے ہوں گے مجھے کلاس میں ضرور جانا چاہئے۔ مگر یہ یاد نہیں رہا کہ میں اس بنیادی نصیحت کو نظر انداز کر رہا ہوں جو ضرور عمل دکھائے گی یعنی (-) کہ میری اس وقت سکرٰی کی سی حالت تھی اور مجھے نہیں چاہئے تھا کہ میں اس لیکچر کو Attend کروں یعنی وہ لیکچر دوں جس کا وقت آچکا تھا۔ پس میں گیا ہوں اور مجھے اتنا یاد ہے کہ شروع میں' میں نے پوری توجہ سے ایبروٹینم کا ابتدائی تعارف کرایا اور اس کے بعد سب کچھ بھول گیا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں ایسی اوٹ پٹانگ باتیں ہیں کہ اس کو پڑھ کر مجھے شرم سے پسینے آگئے اور تعجب ہے کہ بعض غیر احمدی بھی پڑھتے ہیں' بعض بہت سے احمدی دوسرے فائدہ اٹھاتے ہیں ان میں سے کسی کو خیال نہیں آیا کہ میں لغو باتیں کر رہا ہوں اس لئے خیال نہیں آیا کہ باقی باتیں میری لغو نہیں ہوا کرتی تھیں اور ایک لغو بات کو بھی انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ ماہر ڈاکٹر ہے یہ ضرور سچ کہتا ہو گا اس کو اسی طرح قبول کر لیا حالانکہ سب سننے والوں کا فرض تھا کہ اس وقت نہیں بعد میں مجھے متوجہ کرتے کہ آپ نے جو باتیں بیان کی ہیں یہ بعض دوسری (باتوں) دواؤں میں بعینہٖ اسی طرح بیان ہوئی ہیں۔

Sarsaparilla (سار ساپریلا) کی علامتیں ہیں جو آپ ایبروٹینم کی طرف منسوب کر رہے ہیں یعنی جِلد کا' بچوں کی جِلد کا' بوڑھوں کی طرح جھریوں میں مبتلا ہو جانا۔ اس کا ایبروٹینم سے کوئی تعلق نہیں۔ Sarsaparilla کی علامت ہے۔ اس طرح Aesculus کی بہت سی علامتیں اس میں بیان کی جا رہی تھیں جن کا...... ایبروٹینم سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ تو میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ قرآنی حقیقتیں اپنی جگہ قائم رہتی ہیں اور دنیا میں بھی جب آپ ان کو اس خیال سے کہ وہ معمولی بات ہے نظر انداز کر دیں تو خدا تعالیٰ نے فطرت کے جو راز پیش نظر رکھے ہیں ان رازوں کے ہوتے ہوئے ان رازوں کی حقیقت کے خلاف جب بھی آپ کارروائی کریں گے اس کا نقصان اٹھائیں گے۔ تو انشاء اللہ یہ تو خیر معمولی بات تھی باقی ساری کتاب میری ہی لکھوائی ہوئی تھی اور غلطیاں دوسروں کی تھیں اکثر۔ وہ ہم ٹھیک کر لیں گے یا میری غلطی تھی تو ان معنوں میں کہ میں صحیح طور پر بیان نہیں کر سکا یا سننے والوں نے توجہ سے سنا نہیں مگر کچھ کی کچھ بات بنا دی گئی وہ تقریباً تین سو صفحے میں درست کر چکا ہوں اور انشاء اللہ بہت جلد جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا یہ آپ کے سامنے پیش کر دی جائے گی مگر اس تعلق میں یہ بیان محض اس آیت سے تعلق رکھتا ہے کہ (-) اے نماز پڑھنے والو ایسی حالت میں راتیں بسر نہ کیا کرو کہ جب صبح کا وقت ہوا کرے تو تم سکرٰی ہو چکے ہو۔ کچھ بھی سمجھ نہ آئے کہ کیا کہنے کے لئے خدا کے حضور کھڑے ہو' کچھ احساس نہ رہے کہ کس کے حضور کھڑے ہو۔ جو دماغ میں اوٹ پٹانگ غلط باتیں آئیں وہ سوچتے ہوئے نماز کے الفاظ دہراتے رہو۔ ایسی نمازیں تمہیں نقصان پہنچائیں گی۔ تمہیں فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔ کیونکہ اس تنبیہ کے باوجود اگر تم نماز سے غفلت کی حالت میں کھڑے ہو گئے تو ایک دوسری آیت ہے جو تم پر لعنت ڈال رہی ہو گی (-) لعنت ہو ایسے نمازیوں پر جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوب سمجھادی تو پھر سکڑی ہونے کی حالت میں نماز نہ ادا کرو۔ بعض دفعہ انسان بعض مجبوریوں کی وجہ سے سکڑی ہو جاتا ہے۔ اسے لمبے سفر اختیار کرنے پڑ رہے ہیں اگر اس حالت سے پہلے وہ نماز پڑھ سکتا ہو تو بہتر ہے ورنہ اس موقع پر یہ حکم ہے کہ بظاہر وقت گزر رہا ہو مگر آرام کرو اور جب ذہن تیار ہو جائے پھر خدا کے حضور کھڑے ہو۔

سو میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت ان نصیحتوں کو سینے سے لگائے گی اور خدا کے حضور جب بھی جماعت کھڑی ہو گی قانتاًللّٰہ کھڑی ہو گی۔ اللہ کے حضور اپنی ساری صلاحیتیں فرمانبرداری کے ساتھ جھکاتے ہوئے کھڑی ہو گی اور یہ نمازیں ہیں جنہوں نے حقیقت میں اس دنیا کو (دین حق) کے لئے فتح کرنا ہے۔ دنیا کی فتح کی خوابیں لغو خوابیں ہیں اگر وہ ہمارے نفس کی بڑائی سے تعلق رکھتی ہوں اگر وہ اللہ کی عظمت سے تعلق رکھتی ہوں تو پہلے اپنے نفسوں کو اس خدا کے حضور جھکاؤ اور اس کی عبادت کے حق ادا کرو پھر دیکھو کہ اس دنیا میں کیسی کیسی پاک تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ ہم سچی عبادت کے سوا قانتاًللّٰہ ہونے کے بغیر اس دنیا کو اللہ کے لئے فتح نہیں کر سکتے اپنے نفوس کی بڑائی کے لئے ہم کچھ عددی برتری تو حاصل کر سکتے ہیں مگر اس عددی برتری کا کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو اور مجھے بھی کہ ان سب نصیحتوں پر ہم عمل در آمد کرنے والے ہوں اور خدا کے نزدیک سچے اور پاک ٹھہریں۔

یہ اقتباس مسیح موعود (-) کا پڑھنا تھا ابھی وقت ہے ایک دو منٹ۔ یہ میں سنا دیتا ہوں آپ فرماتے ہیں۔

"سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی جماعت میں داخل فرمائے اور..... آپ کی جماعت کا ایک جزو اپنے تئیں پائے۔ یعنی خدا کے حضور ہم مسیح موعود کی جماعت میں لکھے جائیں........

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

منگل 7- جولائی 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-00 رات- روحانی خزائن۔
1-35 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی پاکستان کے لئے خدمات۔
2-10 رات- ہومیو پیتھی کلاس۔
3-15 رات- نارو یجین سیکھئے۔
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-20 صبح- لقاء مع العرب۔
6-20 صبح- سپورٹس- رکاوٹ دوڑ- پاکستان۔
6-55 صبح- اردو کلاس۔
7-55 صبح- نارو یجین زبان سیکھئے۔
8-25 صبح- ایم ٹی اے ورائٹی- سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بہاولپور۔
8-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس۔
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-15 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ کا ترجمہ 1997-1-3
12-20 دوپہر- روحانی خزائن۔
12-50 دوپہر- لقاء مع العرب۔
1-55 دوپہر- اردو کلاس۔
2-55 دوپہر- طبی معاملات- اپنڈکس میزبان ڈاکٹر ایس- اے- مبشر۔
3-20 دوپہر- ایم ٹی اے ورائٹی۔
4-30 دوپہر- فرنچ زبان سیکھئے۔
7-00 شام- ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-10 رات- لقاء مع العرب۔
9-10 رات- سکنڈے نیوین اجتماع
10-30 رات- اردو کلاس۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نیو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 0231-664 - 5874164

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

6-جولائی غروب آفتاب	7-20
7-جولائی طلوع آفتاب	5-07

عالمی خبریں

امریکہ کے صدر کلنٹن نے پاکستان اور بھارت سے کہا ہے کہ وہ ایٹمی تجربات بند کریں اور ایٹمی تجربات روکنے کے جامع سمجھوتے (سی ٹی بی ٹی) پر دستخط کردیں۔ انہوں نے ہانگ کانگ کے دورے کے آخری دن کہا کہ پاکستان اور بھارت کو تنہا نہیں کرنا چاہتے مگر ایٹمی دوڑ سے روکیں گے۔

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے ایٹمی اسلحہ تلف کرنے کی تجویز پیش کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر شملہ معاہدے کے پابند ہیں۔ کسی تیسرے ملک کی ثالثی قبول نہیں کریں گے۔

روس نے بھارت کے ساتھ فوجی تعاون کی یہ شرط عائد کی ہے کہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کرو۔

جاپان نے کہا ہے کہ کشمیر میں جھڑپیں بڑھ گئی ہیں۔ بھارت کے اندرونی حالات خراب ہو گئے ہیں۔ غیر ملکی لوگ ہندوستان سے سرمایہ نکال رہے ہیں۔ دہلی میں تاجروں سے خطاب کرتے ہوئے جاپان کے سفیر نے کہا کہ بھارت پر پابندیوں میں نرمی نہیں کریں گے۔

ماہرین فلکیات نے جنوبی آسمان میں ایک علاقہ دریافت کیا ہے جہاں پر سیاروں کا ایک نیا نظام وجود میں آرہا ہے۔

بھارت کی مخلوط حکومت مشکلات کا شکار ہو گئی ہے۔ ایک اہم حلیف جے للیتا نے اس معاملے پر پارٹی اجلاس طلب کرلیا ہے کہ حکومت کی حمایت جاری رکھی جائے یا نہ۔ ایک اور حلیف آل انڈیا انا ڈی ایم کے اور بعض دیگر اتحادی جماعتوں نے گذشتہ روز حکومتی پارلیمانی پارٹی میں شرکت نہیں کی۔ حکومت ٹوٹنے کے آثار بڑھتے جارہے ہیں۔

بھارت کے مرکزی وزیر منوہر جوشی نے کہا ہے کہ حالات قابو میں ہیں۔ ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کی نوبت نہیں آئے گی۔

سلامتی کونسل نے لیبیا کے خلاف پابندیوں میں مزید چار ماہ کے اضافے کی قرارداد منظور کرلی ہے۔ یہ پابندیاں امریکہ نے 1989ء میں لیبیا کے خلاف اس الزام میں عائد کروائی تھیں کہ لیبیا کے دو افراد نے ایک امریکی طیارہ تباہ کرنے کے لئے بم رکھا تھا جس سے اڑھائی صد سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ لیبیا نے مبینہ ملزمان کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کردیا تھا۔

ملکی خبریں

توہین عدالت کے الزام میں سپریم کورٹ نے 16 مسلم لیگی رہنماؤں کو نوٹس جاری کردیئے ہیں۔ سپریم کورٹ نے مسلم لیگ کے رہنماؤں، اسلام آباد انتظامیہ اور پولیس کو 28۔ نومبر 97ء کی ہنگامہ آرائی کا ذمہ دار قرار دے کر سخت کارروائی کا حکم دے دیا مسلم لیگی رہنماؤں میں طارق عزیز (طارق عزیز شو والے) میاں منیر اور اختر رسول (سابق کپتان ہاکی) شامل ہیں۔ عدالت نے کہا ہے کہ کارروائی انتہائی ضروری ہے۔ مجموعی طور پر 26۔ افراد کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں جن میں اسلام آباد کے آئی جی، ایس ایس پی، اے ایس پی دو ڈی ایس پی اور ایس ایچ او بھی شامل ہیں۔ ملزمان پر الزام ہے کہ 28۔ نومبر کو جب سپریم کورٹ میں وزیراعظم نواز شریف کی پیشی تھی تو انہوں نے عدالت پر حملہ کردیا تھا۔

کراچی میں مزید 8۔ افراد دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ گئے۔ وفاقی حکومت نے لیاقت علی جتوئی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنادی ہے ایم کیو ایم نے احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ وفاقی ٹیم کے آنے سے خونریزی بڑھی ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ جتوئی بااختیار ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں پیپلز پارٹی کا ایک رہنما ناصر گڈو بھی شامل ہے۔

واپڈا کے چیئرمین نے کہا ہے کہ بجلی کی چوری کی وجہ سے زیادہ بل بھیجے جارہے ہیں۔

بے نظیر بھٹو نے اے این پی کے سربراہ اجمل خٹک سے ملاقات کی اور سینٹ میں حکومت کو مشکلات میں ڈالنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

پانچ نام نہاد سائنس دانوں نے برطانیہ میں سیاسی پناہ کی درخواست کردی ہے۔ ہوم آفس نے ان کی اپیلیں مسترد کردی ہیں۔ ان کے نام افتخار، توقیر خان، بابو صابو، عظیم اور علی ہیں۔

فراڈ شخص کو پاکستانی سائنس دان بنانے پر مغربی میڈیا سے احتجاج کیا جائے گا۔ وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ میڈیا وضاحت کرے کہ بغیر تصدیق کے فریب میں کیوں آیا۔

گورنر سندھ ریٹائر جنرل معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ ایجنسیوں کو سیاسی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں ہونی چاہئے ایم کیو ایم کے دونوں گروپوں کو ایک میز پر بٹھا کر تصفیہ کرایا جانا چاہئے۔ مگر میرا منصب اس کی اجازت نہیں دیتا۔

اپوزیشن نے کالاباغ ڈیم پر وزیر خزانہ سرتاج عزیز کو سننے سے انکار کردیا۔ اپوزیشن نے کہا کہ کالا باغ ڈیم پر حکومت سے مذاکرات میں وقت ضائع نہیں کرسکتے۔

ربوہ چنیوٹ پل کی تعمیر کے بارے میں ہائی کورٹ نے نوٹس لیا ہے۔ حکومت نے یقین دہانی کرائی ہے کہ دو ماہ میں پل کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

وزیراعظم اپنی رہائش گاہ چھوڑ کر چھوٹے گھر میں منتقل ہو گئے ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اسلامی انقلاب کی بات کرنے والے انتہاپسند ہیں۔ انہوں نے راولپنڈی اور لاہور احتساب بنچ سے اپیل کی ہے کہ وہ "ازخود" نوٹس لیتے ہوئے وزیراعظم نواز شریف کو میرے مقدمات میں "شریک ملزم" بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ آٹا کھانے والے حکمران اب ڈالر کھا رہے ہیں۔

غیر ملکی پاور کمپنیوں نے معاہدوں کی منسوخی کے خلاف حکومت پاکستان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت پاکستان کرپشن کا ثبوت پیش نہیں کرسکی۔ مزید معاہدے منسوخ ہونے سے بچانے کے لئے سفارتی دباؤ بھی ڈالا جائے گا۔ مہنگی بجلی خریدنے کے لئے بے نظیر کے ساتھیوں پر دباؤ نہیں ڈالا تھا۔

26 صنعتی یونٹوں نے فکسڈ سیلز ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی ختم کرکے اور ساڑھے بارہ فیصد جنرل سیلز ٹیکس نافذ ہونے کے خلاف ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ اور فکسڈ ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

سرگودھا اور شاہ کوٹ میں ٹریفک حادثات میں 12۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

متحدہ قومی موومنٹ کے سینٹر آفتاب شیخ نے پہلی بار کھل کر فوج کے دو اداروں آئی ایس آئی اور ایم آئی پر کراچی میں خونریزی میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے بی بی سی کو انٹرویو اور پریس کانفرنس میں کہا کہ امن کے لئے اجلاس میں ہمارے منتخب نمائندوں کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ ایم کیو ایم کس طرح کردار ادا کرے۔ ایم کیو ایم کے درجنوں کارکن اور ہمدرد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

اعلان تعطیل

○ یوم عید میلاد النبی کے بابرکت موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی لہٰذا 7۔ جولائی بروز منگل پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

شرح چندہ الفضل

سالانہ	750/- روپے
ششماہی	375/- روپے
سہ ماہی	188/- روپے
خطبہ نمبر سالانہ	150/- روپے

(مینیجر)

برطانیہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت مکان کرایہ پر لینے کے لئے اور ہر قسم کے سفر کے انتظامات کے لئے رابطہ کریں۔

Oak Tree Business Management
Business and Management Consultants
249 Merton Road, London
S.W.18, 5E.B. Ph.3335670

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
فون دفتر 051-275757 275738
3-A بیول پلازہ - فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT
AUSTRALIA DR. SHAHID CHOHAN Ph.2-93515108
CANADA USMAN MALIK Ph.416-663-1706
U.K. JEAN SHAW Ph.171-935-0911